

# از عدالتِ عظمیٰ

ریاست ہریانہ ودیگر

بنام

جے پال سنگھ اور دیگران

تاریخ فیصلہ: 14 اگست 1996

[کے راماسوامی اور ایس بی مجودر، جسٹس صاحبان]

حصول اراضی کا قانون، 1894: دفعات 4 & 23.

ارضی کا حصول - کے لیے نوٹیفکیشن - نوٹیفکیشن کی بنیاد کو چیلنج - یہ کہ حصول اراضی سے خارج کرنے کا حکمت عملی فیصلہ تھا جس پر عمارتیں تعمیر کی گئی ہیں - زمینداروں کا دعویٰ کہ انہوں نے نوٹیفکیشن سے پہلے دکانیں تعمیر کی ہیں - نوٹیفکیشن کو عدالت عالیہ نے کالعدم قرار دے دیا - اپیل - اس بات کی کوئی عمومی حکمت عملی نہیں ہے کہ وہ تمام زمینیں جن پر تعمیر ہوئی ہے انہیں حصول سے خارج کر دیا جائے گا - لیکن بار بھر میں یہ اعتراف کیا گیا کہ حکومت نے شر جا پلان پر واقع کچھ زمینوں کے حصول سے رہائی کا فیصلہ کیا ہے - زمینداروں کی زمین کی شناخت کے لیے ریکارڈ پر کوئی مواد نہیں - زمینوں کی شناخت کے لیے ہدایت - اگر زمینیں مستثنیٰ علاقے میں واقع ہیں تو انہیں حصول سے رہا کر دیا جائے گا - اگر ان کی اراضی مستثنیٰ علاقے سے باہر ہے تو انکو اتری کی جانی چاہیے کہ آیا

دکانیں دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن سے پہلے تعمیر کی گئی تھیں۔ اگر ایسا ہے تو وہ دفعہ 23(1) کے مطابق معاوضے کے حقدار ہوں گے بصورت دیگر وہ معاوضے کے حقدار نہیں ہوں گے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 11052، سال 1996۔

سی ڈبلیو پی نمبر 6804، سال 1991 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 11.2.92 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے پریم ملہو ترا۔

جواب دہندگان کے لیے ڈی ایس تیو تیا، رنیر یادو اور محترمہ مدھو تیو تیا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

تاخیر معاف کر دی گئی۔

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف کے فاضل وکلاء کو سناہیں۔

حصول اراضی کے قانون، 1894 کی دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن (مختصر طور پر 'ایکٹ') 23 جنوری 1990 کو شائع کیا گیا تھا جس میں ضلع ریواڑی کے سیکٹر نمبر 4 اے اور دروہیر اور مال پورہ گاؤں کے سیکٹر نمبر 6 میں شہری کاری اور تجارتی مقصد کے لیے بڑی حد تک زمین حاصل کی گئی تھی۔ جواب دہندگان نے دو بنیادوں پر عدالت عالیہ میں نوٹیفکیشن کے جواز کو چیلنج کیا۔ سب سے پہلے، یہ کہ حکومت کی ایک حکمت عملی تھی کہ وہ ان زمینوں کو حصول سے خارج کرے جن پر عمارتیں تعمیر کی گئی ہیں اور دوسرا، جواب دہندگان نے دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن شائع ہونے سے پہلے دکانیں تعمیر کی تھیں اور اس لیے ان کی زمین نوٹیفکیشن سے خارج ہونے کے جوابدہ ہے۔ عدالت عالیہ نے 11 فروری 1992 کو رٹ پیٹیشن نمبر 6804/91 میں دیے گئے تنازعہ حکم میں یہ نتیجہ

درج کیا کہ جو اب دہندگان نے نوٹیفکیشن جاری ہونے سے پہلے ہی دکانیں تعمیر کر لی تھیں۔ بلٹ ان علاقوں کو حصول سے خارج کرنے کی عمومی حکمت عملی تھی۔ لہذا، یہ قرار دیا گیا کہ وہ خارج ہونے کے جو ابدہ ہیں۔ نوٹیفکیشن منسوخ کر دیا گیا۔

ہم نے کئی فیصلوں میں بار بار کہا ہے کہ اس طرح کی کوئی عمومی حکمت عملی نہیں ہے کہ جن زمینوں پر تعمیر کی گئی ہے ان کو حصول سے حذف کرنا ضروری ہے۔ لیکن بار بھر میں یہ تسلیم کیا گیا کہ اس اے بی سی ڈی زمین کو حاصل نہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ جو اب دہندگان نے ڈائریکٹر، محکمہ اربن اسٹیٹ کی کارروائی کو ریکارڈ پر رکھا۔ ہریانہ نے 12 فروری 1992 کے خط میں کہا تھا کہ حکومت نے حصول اراضی کے افسر کو بھیجے گئے شمار جاپلان پر اے بی سی ڈی کے نشان والی لائن کے مغرب میں زمین رہائی کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے مطابق، حصول اراضی کے افسر کو ہدایت دی گئی کہ وہ اس علاقے میں موجود ایسی زمینوں کو ہٹانے کے لیے کارروائی کرے اور اس سلسلے میں ایک تفصیلی رپورٹ پیش کرے۔

جب ہم نے جو اب دہندگان کے وکیل سے زمینوں کا پتہ لگانے کے بعد یہ بتانے کے لیے پوچھا کہ آیا وہ شجرہ پلان پر نشان زد آئی ڈی 1 لائن کے اندر واقع ہیں، تو دانشور وکیل نے مشکل سے زمین کی شناخت اور لوکلائزیشن کو ہمارے سامنے رکھنے کی کوشش کی۔ لیکن ریکارڈ پر موجود کم مواد کی بنیاد پر، ہم سوچتے ہیں کہ ہمارے لیے یہ نتیجہ اخذ کرنا خطرناک ہو گا کہ آیا زمینیں مذکورہ بالا حد بندی شجرہ منصوبے کے اندر موجود ہیں یا نہیں۔ مناسب طریقہ یہ ہو گا کہ جو اب دہندگان آج سے 4 ہفتوں کے اندر حکومت، ہریانہ، اربن اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ، ہریانہ دیوانی سیکرٹریٹ، چندی گڑھ کے سیکریٹری کے سامنے درخواست دیں، جس میں مقام کی تفصیلات دیں، جہاں زمینیں حقیقتاً موجود ہیں۔

سیکریٹری یا تو اربن اسٹیٹس ڈیپارٹمنٹ یا حصول اراضی آفیسر، جیسا بھی معاملہ ہو، یا کسی مناسب اتھارٹی کے ذریعے جواب دہندگان سے تعلق رکھنے والی زیر بحث زمینوں کے وجود کو مقامی بنانے اور ان کی نشاندہی کرنے کے لیے انکو اتری کرے گا۔ اگر زمینیں درحقیقت شجرہ پلان کی اے بی سی ڈی لائن کے مغرب میں واقع ہیں، جیسا کہ مذکورہ خط میں ذکر کیا گیا ہے، تو یہ واضح ہو گا کہ حکومت کے فیصلے کی روشنی میں زمینوں کو حصول سے آزاد کرنا ضروری ہے۔

اگر سیکریٹری کو معلوم ہوا کہ اراضی شجرہ پلان کی اے بی سی ڈی لائن سے باہر واقع ہے، تو ضروری طور پر اس بات کی تحقیقات کی جانی چاہیے کہ یہ 14 دکانیں مدعا علیہان نے کب تعمیر کیں۔ اگر دکانیں دفعہ 4(1) کے تحت اعتراض شدہ نوٹیفکیشن کی اشاعت سے پہلے تعمیر کی گئی تھیں، تو لازمی طور پر معاوضے کا تعین دفعہ 23 کی ذیلی دفعہ (1) کی دفعات کے مطابق کیا جانا چاہیے۔ دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن کے بعد تعمیر ہونے کی صورت میں، لازمی طور پر وہ کسی معاوضے کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔

پہلی اپیل کنندہ کو اس کے بعد دو ماہ کی مدت کے اندر اس معاملے کو نمٹانے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ جواب دہندگان کو تمام دستاویزات کو پہلے اپیل کنندہ کے سامنے غور کے لیے رکھنے کی آزادی ہے۔

اپیل کو مذکورہ بالا ترمیم اور ہدایت کے ساتھ نمٹا دیا جاتا ہے لیکن حالات میں بغیر کسی قیمت کے۔

اپیل نمٹا دی گئی۔